سلسلہ اشاعت: نمبر 2

سوامی دیانند
کے قول وفعل میں تضاد

مصنف:
سلطان المناظرین عبدالکبیر خان کبیر جلال پوری
سابق پنڈت دھرم ویر جی آریہ

اس میں آپ پڑھیں گے:

- پنڈت دیانند سرسوتی کی ویدوں سے لاعلمی
- مصنف ستیارتھ کا اصولِ وید سے انحراف
- ماں باپ کو دھوکا دے کر گھر سے فرار
- مال ودولت جمع کرنے والا برہمچاری
- مصنف ستیارتھ پرکاش نشہ کرتے تھے
- شیو بھجن سے مول شنکر اور پھر دیانند بننے تک کا سفر

ناشر: انجمن دفاع اسلام

سلسلہ اشاعت: نمبر 2

سوامی دیانند کے قول و فعل میں تضاد

مصنف:
سلطان المناظرین عبد الکبیر خان کبیر جلال پوری
سابق پنڈت دھرم ویر جی آریہ

اس میں آپ پڑھیں گے:

- پنڈت دیانند سرسوتی کی ویدوں سے لاعلمی
- مصنف ستیارتھ کا اصولِ وید سے انحراف
- ماں باپ کو دھوکا دے کر گھر سے فرار
- مال و دولت جمع کرنے والا برہمچاری
- مصنف ستیارتھ پرکاش نشہ کرتے تھے
- شیو بھجن سے مول شنکر اور پھر دیانند بننے تک کا سفر

ناشر: انجمن دفاع اسلام

انہ لا یحب المکذبین

تفاوت پہ قول و عمل کے نظر کر
دکھاتے ہیں غلطی تری تجھ کو خود سر

واضح ہو کہ سوامی دیانند اپنے منتویہ (مسلمات) نمبر 2 کے بموجب سوائے وید کے اور کسی کتاب کو صحیح اور قابل تسلیم نہیں مانتے۔ کہتے ہیں دیکھو منتویہ نمبر 2 "چاروں ویدوں کو منزہ من الخطا سوتہ پرمان یعنی مستند بالذات مانتا ہوں۔ وہ بذات خود مستند ہیں کہ جن کے مستند ٹھہرنے کے لیے احتیاج کسی دوسری کتاب کی نہیں۔ جس طرح سورج یا چراغ اپنی شکل کے آپ ہی ظاہر کرنے والے اور زمین وغیرہ کے بھی مشاہدہ میں آنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اسی طرح چاروں وید میں چاروں وید کے برہمن وغیرہ چھ انگ۔ چھ اپانگ۔ چار اُپ وید اور 1137 ویدوں کی شاکھا جو برہما وغیرہ مہارشیوں کی تصنیف بطور ویدوں کی شرح کے ہیں ان کو پرتہ پرمان یعنی مستند بالغیر یعنی ویدوں کے مطابق ہونے سے مستوجب تسلیم مانتا ہوں اور جو ان میں ویدوں کے خلاف باتیں ہیں ان کا اپرمان کرتا ہوں یعنی ان کو درست و صحیح تسلیم نہیں کرتا- اس کی تائید کے واسطے دیکھو ستیارتھ پرکاش سملاس 3 فقرہ 107۔ وایضاً فقرہ 111 جس جس امر کی بابت ویدوں میں ہدایت کرنے یا چھوڑنے کی گئی ہے ہم اسی اسی کو ٹھیک ٹھیک عمل لانا یا ترک کرنا جانتے ہیں۔ اور چونکہ وید ہی قابل تسلیم ہے اس واسطے ہمارا اعتقاد وید ہے-

مذکورہ بالا اعتقاد کی بنیاد پر ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ سوامی دیانند مہاراج نے جو بات بھی اپنی کسی کتاب میں لکھی ہوگی وہ ضرور وید کے حکم کے بموجب ہوگی اب خواہ انہوں نے حوالہ کسی کتاب سے دیا ہو اس میں شک نہیں کہ وہ بات ضرور وید کے موافق ہوگی۔ اس لیے یہ بات ہرگز قابل پذیرائی نہیں ہو سکتی کہ یہ بات وید میں نہیں لکھی۔ یا فلاں کتاب سے لکھی گئی ہے جو غلط ہے یا سوامی صاحب نے بلا حوالہ لکھی ہے وغیرہ

سوامی دیانند فرماتے ہیں

قول نمبر۔ 1۔ ستیارتھ پرکاش سملاس 5 فقرہ 7 "ست بمعنی سچ۔ جیسا آتما میں ویسا دل میں، جیسا دل میں ویسا زبان پر، جیسا زبان پر ویسا فعل میں لانا۔ اور اسکے خلاف اَوِدّیا یعنی جہالت ہے۔

فعل نمبر۔ 1۔ دیکھو سوانح عمری مہرشی سوامی دیانند سرستی مرتبہ لالہ لاجپت رائے صفحہ 164 سطر 11 انہوں نے خیالات کو اپنی ماتا سے چھپایا صفحہ 155 سطر 6 گو سوامی جی بظاہر اپنے والد کے ساتھ گھر جانے کا اقرار کرتے رہے مگر دل میں اپنے ارادے پر ایسے ہی مستقل تھے جیسا کہ ان کے والد انہیں گھر لے جانے پر

(سوامی صاحب کے جو دل میں تھا زبان پر نہیں لائے۔ وید کے خلاف کیا پس ایسا کرنے والا کس جون میں جانا چاہیے؟ کبیر)

قول نمبر۔ 2۔ दोषेष दोषा रोपणं चस्तुति

جھوٹ بولنے کا نام نندا (برائی) اور سچ بولنے کا نام استتی یعنی تعریف ہے

فعل نمبر۔ 2۔ سوانح عمری مذکور 154 سطر 16 یہاں سے میرا ارادہ گھر کی ہی طرف جانے کا تھا۔ سطر 18 میں آپ کے ساتھ جانے کو راضی ہوں۔ صفحہ 154 سطر 14 لوگوں کے بہکانے سے میں ادھر آ نکلا ہوں۔

کیا سوامی صاحب نے یہ سچ بولا یا جھوٹ۔ فرمائے جھوٹ بولنے والا کس جون میں جانا چاہیے؟۔ کبیر۔

قول نمبر۔ 3۔ سملاس 4 فقرہ 52 آبرت یعنی جھوٹ دوسرے کے خوش کرنے کو بھی نہ بولے۔

فعل نمبر۔ 3۔ سوانح عمری صفحہ 154 سطر 15 کہا لوگوں کے بہکانے سے اس طرف آ نکلا ہوں۔ سطر 16۔ یہاں سے میرا ارادہ گھر کی طرف ہی جانے کا تھا۔ سطر 18 میں آپ کے ساتھ جانے کو راضی ہوں

(افسوس سوامی صاحب نے اپنے باپ سے محض اس کو خوش کرنے کے لیے اپنے قول اور وید کے خلاف جھوٹ بولا۔ باپ کو دھوکا دیا اس سے فریب کیا)

قول نمبر۔ 4۔ ستیارتھ پرکاش سملاس 3 فقرہ 33 بچے کسی پاکھنڈی۔ بدچلن آدمی کا یقین نہ کریں۔ اور جس جس نیک امر کے لیے ماں باپ اتالیق حکم دیں اس کی خاطر خواہ تعمیل کریں۔

فعل نمبر۔ 4۔ دیکھو دیانند چرتر درپن صفحہ 8 سطر 22 بانکانیر کے زمیندار کا لڑکا جو سوامی جی کے گاؤں سے چند کوس کے فاصلہ پر تھا سوامی جی کے گانے ناچنے پر عاشق ہو گیا اور سوامی جی اس پاکھنڈی کے قابو میں آ گیے اور اس

کے ساتھ ہی گھر سے بھاگ نکلے۔ دوئم اسی سال سوامی جی کے والد نے انہیں شیوراتری کے برت کرنے کے لیے حکم دیا مگر سوامی جی نے تعمیل نہیں کی صفحہ 139 سطر 3 سوانح عمری مذکور۔ پھر صفحہ 147 سطر ۔۔ بعمر بیس سال شادی کرنے کا ارادہ کیا سوامی جی نے مخالفت کی۔

سطر 19 شادی کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ صفحہ 149 سطر 15 ان کے والد نے انہیں زمینداری کے کام میں لگانے کی کوشش ظاہر کی مگر انہوں نے منظور نہیں کیا۔

صفحہ 148 سطر 5 ان کی ماتا اور خاندان کے آدمیوں نے مخالفت کی اور کہا کہ جہاں تک ہو سکے گھر ہی رہ کر پڑھو کیا یہ عمل نیک نہیں تھے؟ جو اپنے باپ کے حکم کی جو آپ کا اتالیق بھی تھا تعمیل نہ کر کے اپنے قول اور وید دونوں کی اپنے عمل سے توہین کی

قول نمبر۔ 5۔ جس جس عمل سے ترپت یعنی ماں باپ وغیرہ بزرگ خوش کیے جا سکیں اس کا نام ترپن ہے۔ لیکن وہ زندوں کے لیے ہے مردوں کے لیے نہیں

(اچھا جناب مردوں کا نہیں زندوں کا ہی سہی ہم بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کبیر۔)

فعل نمبر۔ 5۔ فعل نمبر 4 میں آپ نے تمام کاموں سے زندہ ماں باپ اور بزرگوں کو کیسا خوش کیا سوانح عمری صفحہ 150 و 151۔ آخر بماہ جیٹھ شام کے وقت گھر سے نکل گیے اور پہلی رات تو انہوں نے اپنے گانوں سے آٹھ میل کے فاصلے پر بسر کی۔ صفحہ 154۔ سدہ پور میں سوامی جی کو ان کے والد نے گرفتار کیا اور آدمیوں کی حراست میں رکھا لیکن دیکھو صفحہ 155 سطر 9۔ قضا کار رات کے تین بجے کے قریب پہرہ والا سو گیا۔

سوامی جی کو ایسی حالت میں نیند کہاں تھی موقعہ دیکھ کر فوراً اس جگہ سے نکل کھڑے ہوے اور آٹھ کوس کے فاصلہ پر باغیچہ میں جا چھپے وغیرہ سطر 2۔ حالانکہ سوامی جی کے والد نے صاف صاف سطر 2 میں لکھے ہوے لفظ کہے

'کہ تو اپنی ماتا کا خون گردن پر لینا چاہتا ہے'

(مگر سوامی صاحب نے زندہ ماں باپ کی نافرمانی کی اور زندگی بھر جدائی کی آگ میں جلا کر ترپن کیا تمام آریوں کو سوامی صاحب کے جیون یعنی زندگی کو نمونہ بنانا چاہیے۔)

قول نمبر۔6۔ ستیارتھ پرکاش سملاس 4 فقرہ 67 دیو ترپن عالموں کو دیو کہتے ہیں۔عالموں کی خدمت کا نام دیو ترپن ہے۔فقرہ 68 جو برہما کے پوتے مریچی وغیرہ کی طرح عالم ہو کر پڑھائیں ۔۔سب کا ان کی خدمت اور عزت کرنا رشی ترپن ہے،(اس سے سوامی جی کو اپنی خدمت اور عزت کرانا مقصود ہے۔کبیر)ورنہ

فعل نمبر۔6۔ دیکھو سوانح عمری صفحہ 138 سطر 8 سوامی جی نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے پائی جو سام وید یعنی سام وید کا عالم۔ برہمن ہونے کے باوجود شیومت کے پیرو تھے ۔ چنانچہ انہوں نے پہلے رودری اور پھر سنگھتا(اصل وید) پڑھانے شروع کی ۔ لہذا سوامی جی پر بوجہ بزرگ۔ عالم۔ رشی باپ ہونے کے تیری ترپن دیو ترپن وغیرہ کے حقوق تھے۔مگر سوامی صاحب نے ایک رن یعنی قرضہ بھی نہیں چکایا ان قرضوں کے نہ چکانے والے کا جنم اکارت ہے ایسے شخص کو وید کا نندک (یعنی برائی کرنے والا ناستک کہتے ہیں) بدعہد و ناخلف اسی کو کہتے ہیں۔

قول نمبر۔7۔ سملاس 4 فقرہ 25 جس طریق پر ان کے باپ دادا گیے ہوں اسی طریق پر ان کی اولاد بھی چلے لیکن جو راہ راست پر چلنے والے باپ دادا ہوں انہیں کے طریق پر چلے،اگر باپ دادا رید ہوں تو ان کے طریق پر کبھی نہ چلے،کیونکہ اچھے دھرم آتما کو لوگوں کے طریق پر چلنے سے تکلیف کبھی نہیں ہوتی۔

فعل نمبر۔7۔ سوامی صاحب نے اپنے باپ دادا کے طریق پر نہ زمینداری کی،نہ گھر رہ کر پڑھا،نہ زمینداری کا کام کیا،نہ ریاست کی تحصیل داری کی جو ان کے خاندان کا موروثی عہدہ بقول سوامی صاحب تھا۔نہ گانا ناچنا جیسا کہ عام ان کی کاپڑی برادری اور باپ دادا کا پیشہ تھا اختیار کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوامی جی کے باپ دادا بد چلن اور بدطریق ادھرمی تھے مگر بموجب سملاس 4 فقرہ 143 त्रात्मावै जाअते पुत्रः

اے فرزند تو میرے عضو عضو سے پیدا ہوے ویریہ (منی) اور دل سے پیدا ہوتا ہے۔اس لیے تو میرا آتما ہے۔ لہذا بدچلن اور بدطریق کا آتما بھی بدچلن ہی ہونا لازم آے گا جبکہ وہ تمام جسم کا عطر کھینچ کر تیار ہوا ہے۔

اگر بالفرض محال اس بات کو تسلیم کیا جاے کہ سوامی جی کے باپ دادا بدطریق نہیں تھے تو ان کے طریق کے خلاف چلنے والا بدطریق ہو گا۔آگے آپ انصاف کریں کون بدطریق تھا۔

قول نمبر۔8۔ ستیارتھ پرکاش سملاس 5 فقرہ 1 انسانوں کو واجب ہے کہ برہمچریہ آشرم پورا کرکے گرہست خانہ داری میں داخل ہوں۔ اس کے بعد بان پرستھ یعنی جنگل میں رہنا اختیار کریں بعد ازاں سنیاسی ہو جائیں آشرموں کی ترتیب اس طرح بیان کی گئی ہے

فعل نمبر۔8۔ سوامی دیانند کی جنم پتری یعنی زائچہ جو آج تک آریوں کے ہاتھ نہیں لگا۔ اور جیسا سوامی جسے آج تک افشاء راز کے سبب چھپایا آریوں نے بھی پوشیدہ ہی رکھنا پسند کیا ہو ممکن ہے۔

دیکھو آئینہ افعال دیانند صفحہ 18

سمبت 1881 بکرمی شاکھا سالباہن 1746 متی بھادوں سدی 9 روز پنجشنبہ مطابق 1824ء بمقام موضع رامپورہ علاقہ ریاست موروی ملک کاٹھیاواڑ میں بخانہ بھجن ہری کاپڑی بوقت قریب بارہ بجے دن کے لڑکا پیدا ہوا ہے۔

مول نکچھتر پریت یوگ کولو کون، چندر تاریخ 9 آفتاب سنگھ کے ختم انس 18 اشٹ 15 گھڑی اپل برچھک لگن، راس دہن سوامی برہسپت گن راکچھس۔ برن چھتری، شیو بھجن نام رکھا گیا۔ جن کو سوامی صاحب اور آریوں نے مول شنکر ظاہر کیا۔ سوانح عمری صفحہ 157 و 158 سمب 1899 میں بمقام چالوڈراکلپانی بعمر 18 سال سوامی پورنانند سرستی نے سنیاس دیا۔ (یعنی سوامی دیانند نے وید کے حکم اور اپنے قول کے خلاف انسان ہونے کے فرض کو بھی پورا نہیں کیا اور سنیاس لے لیا۔ اب اس خجالت کے مٹانے کو کہ انسان میں ہماری گنتی نہ ہوئی سوامی صاحب فرماتے ہیں دیکھو

قول نمبر۔9۔ سملاس 5 فقرہ 3 برہمن گرنتھ کا قول ہے "جس دن ویراگ یعنی معرفت الٰہی ہو جائے اسی دن گھر گرہست یا جنگل بان پرستھ آشرم چھوڑ کر سنیاس لے لیں۔

سوامی صاحب کے قول سے خانہ داری سے سنیاس کا لینا اس صورت میں جبکہ ویراگ یعنی معرفت الٰہی ہو جائے لکھا ہے برہمچاری نابالغ کے واسطے اس سے اجازت نہیں مل سکتی۔ جیسا کہ سوامی صاحب تھے

فعل نمبر۔9۔ دیکھو فعل نمبر 8 ابھی سوامی جی کی عمر اٹھارہ سال کی تھی سوامی جی کا برہمچریہ بھی پورا نہیں ہوا تھا سوانح عمری صفحہ 158 سطر 15 ہائے افسوس کہ آریوں کی آشرم بیوستھا کیسی دُرگتی کو پہنچ گئی۔۔۔۔ سنیاس دینے

والے گرو نوجوان برہمن کو جس نے کوئی بھی نچلا آشرم پورا نہیں کیا سنیاس آشرم والے کٹھن مرحلہ میں داخل کر دیتے ہیں

قول نمبر۔10۔ سملاس 5 فقرہ 3 تیسرا طریق یہ ہے کہ جو پوراعالم ضابطہ الحواس نفس پرستی کی خواہش سے بری۔ سب کی بھلائی کرنے والا آدمی ہو وہ برہمچر یہ سے بھی سنیاس لے سکتا ہے۔

فعل نمبر۔10۔ (اس فقرہ میں۔ اول شرط ویراگ مذکورہ نمبر 10 دوسری شرط پوراعالم ضابطہ الحواس۔ اور نفس پرستی سے بری ہونا ہے لہذا اول یہ دیکھنا ہے کہ سوامی صاحب کے سنیاس لینے کا سبب کیا تھا۔ آیا ویراگ تھا؟

جواب سوانح عمری صفحہ 157 سطر 2 اب ان کا ارادہ سنیاس آشرم میں داخل ہونے کا ہوا۔ کھانا، پکانے کی تکلیف سے بچنے کے علاوہ سوامی جی نے سوچا کہ سنیاس آشرم میں داخل ہونے سے ان کا نام تبدیل ہو جاوے گا گھر کے آدمیوں کو ملنے کا پھر کوئی موقعہ نہ رہے گا۔

سطر 17 وکشنی پنڈت نے بڑے زور سے سوامی کو سنیاس آشرم میں ویکشت کرنے کی سفارش کی اور کہا کہ برہمچاری ودیا کے پڑھنے کا بڑا شائق ہے لیکن کھانا پکانے وغیرہ کے دھندوں کو خود پورا کرنے کی وجہ سے حسب اطمینان تحصیل علم میں مصروف نہیں ہو سکتا (جناب اس کا نام تو ویراگ نہیں کہلاتا۔ کبیر۔) دوسری بات پوراعالم ضابطہ الحواس وغیرہ۔

جواب۔ فقرہ بالا ہی سے مل گیا لکیر شدہ الفاظ طالب علم بتلا رہے ہیں پھر سوانح عمری مذکور میں بیسیوں شخصوں سے بیسیوں جگہ جا جا کر سمب 1881 سے تعلیم کی آخر مرتبہ سمب 1917 میں مطابق 14 نومبر 1860ء کو متھرا سوامی ورجانند کے آگے زانوے ادب جا کر جھکایا اور پڑھنا شروع کیا اور بیساکھ سمب 1920 میں سنیاس لینے سے پورے 21 سال بعد تک تعلیم حاصل کی ایسی حالت میں کون کہ سکتا ہے کہ سوامی دیانند سنیاس لینے کے وقت پورے کیا ادھورے عالم بھی تھے۔ پھر اپنی عمر میں دسیوں بار رائیں تبدیل کیں جو کوتاہی علم اور وید سے ناواقفیت کا ثبوت ہے۔ اگر وید کے عالم اور عامل ہوتے تو رائے اور رائے کا بدلنا بے معنی بات ہوئی۔ حکم وید کے مقابل رائے کوئی شئی نہیں۔

قول نمبر۔ 11۔ ستیارتھ پرکاش سملاس 5 فقرہ 4 یہ دیکھ کر کہ تمام دنیوی عیش و راحت اعمال سے حاصل ہوتے ہیں۔ برہمن ویراگ اختیار کرے۔ کیونکہ اکرت پرمیشور (فعل و حواس سے بالا تر، پرماتما) کرت یعنی محض عمل سے حاصل نہیں ہوتا۔ اس لیے کچھ نذر کے طور پر ہاتھ میں لے کر وید کے ماہر اور پرمیشور کو جاننے والے گرو کے پاس علم معرفت حاصل کرنے کے لیے جاوے اور وہاں جاکر تمام شکوک مٹاوے۔

فعل نمبر۔ 11۔ سوامی صاحب کی زندگی کے حالات اور کسی کتاب سے معلوم نہیں ہوتے کہ سوامی صاحب اپنے قول کے بموجب جو سراسر وید کے موافق ہے خود نذر لے کر کسی گروہ کے پاس علم معرفت حاصل کرنے کے لیے گیے اور معرفت حاصل کر کے ویراگی ہوے اور شکوک رفع کر کے سنیاسی بنے بلکہ دیکھو صفحہ 181 سطر 11 سمبت 1924 وقتاً فوقتاً آپ سوامی ورجانند کے پاس جاکر خود یا بذریعہ خط کتابت اپنے شکوک رفع کرتے رہے یعنی سنیاس لینے سے 25 سال بعد تک شکوک رفع نہیں ہوے تھے سوانح عمری صفحہ 130 علاوہ ازیں سوامی دیانند نے اپنی زندگی میں بہت سی دفعہ رائیں تبدیل کیں ایک وقت تھا کہ وہ بقول خود شیومت کے پجاری تھے اور رودراکش اور کنٹھی مالا پہناتے تھے۔ پھر ایک وقت آیا اس کا کھنڈن کرنے لگے۔ ایک وقت تھا کہ (دیکھو مباحثہ چاندا پور) ابدی موکش (نجات ابدی) کو مانتے تھے کہ موکش پائی ہوئی آتما پھر واپس نہیں آتی۔ پھر وقت آیا کہ اپنی رائے تبدیل کر دی۔ صفحہ 156 سطر 2 سوامی جی بڑودہ پہنچے یہاں سنیاسیوں اور برہمچاریوں کی صحبت سے ویدانتی بن گیے۔ کس کو معلوم ہے کہ اگر زندہ رہتے تو اپنی بقایا عمر میں اور کیا رائیں تبدیل کرتے جس قدر عمر بڑھتی جاتی تھی اسی قدر ان کی ودیا اور گیان (سمجھ) بڑھتا جاتا تھا اسی قدر روشنی ان پر اپنا پرتو ڈالتی جاتی تھی۔ ایسی صورت میں کون کہہ سکتا ہے کہ سوامی دیانند سرستی تمام ودیاؤں میں نربھرانت (جس کو کسی مسئلہ میں شک نہ ہو) در صورت شکوک ناممکن ہے کہ سوامی صاحب کی روح کو مرنے تک اطمینان نصیب ہو سکے۔ پس نہ سوامی صاحب ویراگی ہوئے اور جو فعل کیا خلاف وید کیا

قول نمبر۔ 12۔ ستیارتھ پرکاش سملاس 4 فقرہ 54 سطر آخر۔ پس سب ورنوں کی عورت مردوں میں علم اور دھرم کے ساتھ اشاعت ضرور ہونی چاہیے۔ اس منتر کو عورت پڑھے

इमं मंत्रे पत्नी-पतोत

یجروید ادھیائے 8 منتر 8۔ اے مالک میں نے آپ کو شادی کے اصول کے مطابق قبول کیا ہے۔۔۔۔
آپ بہت زیادہ منی دینے والے ہیں میں آپ کو دل خوش کرنے والا کھانا بنا کر دیتی ہوں۔ جیسے میں آپ کو عالموں سے صحبت کی اجازت دیتی ہوں آپ مجھ کو دیجیے (بات تو انصاف کی ہے)

فعل نمبر 12۔ سوانح عمری صفحہ 187۔ سوامی جی کی عادت تھی کہ وہ عورتوں کو اپنے پاس نہیں آنے دیتے تھے۔ اجمیر میں بہت سی عورتیں آپ کا اپدیش سننے کو آئیں سب کو منع کر دیا لہذا یجروید میں عالموں سے صحبت کی اجازت کا منتر بیکار ہوا یا سوامی صاحب کا عمل خلافِ وید رہا۔ (کبیر)

قول نمبر۔ 13۔ سملاس 10 فقرہ 23 مختلف قسم کی شراب۔ گانجہ۔ بھنگ۔ افیون نہ پیے۔

فعل نمبر۔ 13۔ سوانح عمری صفحہ 171 سطر 1۔ چانڈال گڑھ درگاکھو کے مندر میں جا اترے اور اس جگہ دن رات یوگ ودیا کے پڑھنے میں اور اس کے عمل میں مصروف رہنے لگے۔ یہاں پر بھنگ پینے کی عادت پڑ گئی۔ (قول کی تائید خوب کی)

آئینہ افعال دیانند صفحہ 154 سطر 7۔ سوامی جی کو تمباکو کھانا زیادہ پسند تھا۔ یہاں اکثر سوال کرنے والوں سے کہا کرتے تھے کہ تم کو سوال کرنے کی تمیز نہیں ہے پنڈت بھاگیرتھ جس نے آپ کا حقہ بمقام میرٹھ چھڑایا تھا وہاں اتفاق سے آ گیا۔ جہاں لیکچر ہو رہے تھے اس نے سوامی صاحب سے کہا حقہ چھوڑ کر تمباکو کھانا شروع کر دیا۔ یہ کام سنیاسیوں کے ہیں؟۔ اس کو پہچان کر بولے تو یہاں میرٹھ سے کیوں چلا آیا وہاں تو میرا حقہ تڑوا دیا تھا۔ پنڈت جی نے کہا وہاں تو چلا گیا تھا یہاں تو میرا گھر ہے۔ پس اسی دم لیکچر بند کیا اور اگلے روز 10 جنوری کو ریواڑی سے دہلی چلے گیے

قول نمبر۔ 14۔ سملاس 4 فقرہ 153 جتنا کاروبار دنیا میں ہے اس کا سہارا گرہ آشرم خانہ داری ہے۔ اگر یہ آشرم نہ ہوتا تو اولاد کے نہ ہونے سے برہمچاریہ بان پرستھ سنیاس میں آشرم کہاں سے ہو سکتے؟ جو کوئی گرہ آشرم کی برائی کرتا ہے وہی برا ہے شادی کر کے زمینداری۔ کاشتکاری۔ تجارت۔ نوکری کوئی پیشہ وغیرہ کرنا اولاد پیدا کرنا خانہ داری ہے گھر گرہست کی دیکھ بھال۔ مزید دیکھو۔

سملاس۔ 4۔ فقرہ 152 کی آخری عبارت۔ اس لیے جو موکش یعنی نجات (مکتی) اور دنیوی عیش و راحت کی خواہش کرتا ہو وہ پوری قابلیت سے گرہ آشرم میں داخل ہو جو گرہ آشرم دربل اندریہ (نامرد۔ کمزور) ڈرپوک اور کمزور آدمیوں کے حاصل کرنے لائق نہیں اس کو قابلیت کے ساتھ اختیار کرے۔ (مہاراج نے تو کر کے نمونہ دکھلا دیا۔ بظاہر ڈرپوک۔ کمزور نامرد بھی معلوم نہ ہوتے تھے۔ کبیر۔)

فعل نمبر۔ 14۔ سوانح عمری صفحہ 147 بعمر 21 سال شادی سے انکار کیا۔ سطر 19 شادی سے قطعی انکار کر دیا گھر سے نکل کر بھاگ گیے آج تک گھر والوں کو پتہ نہ دیا۔ نہ شادی کی۔ فرمایے آپ نے عملاً گرہ آشرم کی برائی کی اور چیلوں کے واسطے برائیج اپنے نمونہ کا بوگیے۔ کیا آپ کمزور تھے ڈرپوک تھے نامرد تھے کچھ تو منہ سے کہو۔ آپ نے مکتی یعنی نجات کے ذریعہ کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کی لہذا جانے کس جون میں رینگتے پھرتے ہوں گے۔ خود را فضیحت دیگراں را نصیحت اسی کو کہتے ہیں۔

قول نمبر۔ 15۔ سملاس 4 فقرہ 126۔ عورت اور مرد کی پیدائش کا یہی مدعا ہے کہ وہ دھرم یعنی وید کے حکم کے موافق بیاہ یا نیوگ کر کے اولاد پیدا کریں۔ (نیوک کے متعلق علیحدہ رسالہ لکھا جا چکا ہے جو عنقریب طبع ہو گا قابل دید ہے۔ کبیر)

فعل نمبر۔ 15۔ دیکھو قول نمبر 14۔ سوامی جی نے نہ بیاہ کیا نہ نیوگ کیا۔ افسوس اپنے قول اور وید کے حکم سے گریز کیا۔ اس سولی پر چڑھنے کا رام کے بھروسے اوروں کو حکم دیا۔ اس کی سزا میں آپ کو کون جون بھگتنی پڑے گی نجات تو ناممکن ہے۔ افسوس

وید کے جو خلاف ہو عامل

پائے مکتی وہ کس طرح جاہل

قول نمبر 16۔ سملاس 5 فقرہ 4 دنیا کی شہرت یا فائدہ۔ دولت عیش۔ عزت اور اولاد وغیرہ کی محبت سے الگ ہو کر سنیاسی لوگ فقیر ہو کر رات دن نجات کی تدبیر میں مشغول رہتے ہیں۔

فعل نمبر۔ 16۔ آپ نے اپنی شہرت۔ فائدہ حصول دولت وعیش وعزت کے واسطے ستیارتھ پرکاش میں سملاس 11۔ 12۔ 13۔ 14۔ لکھتے اور دنیا بھر میں تدابیر مکتی کے خلاف لوگوں سے بک بک جھک جھک یعنی بحث و مباحثہ میں اپنی عمر گزاری۔ عیش اڑاے۔ ہاتھی۔ پالکی۔ رتھوں میں چڑھے پھرے۔ شال دو شالے۔ چغے دھوتی۔ ریشمی دوپٹے۔ اونی۔ باناتی۔ زردوزی پہنے مسہریوں پر سوے کوٹھیوں میں فروکش ہوے۔ جو ایک سنیاسی کے واسطے قطعی حرام اور ناجائز خلاف حکم وید تھا

دیکھو آریہ سماچار میرٹھ کے حوالے سے دیانند چھل کپٹ درپن صفحہ 45 سطر 23 فہرست پارچہ سرخ دوشالہ کا مدار یک، دوشالہ زرد جوڑی یک، دوشالہ سرخ یک، چادر پشمینہ یک، چوغہ سفید باناتی یک، دوشالہ ریشمی جوڑ یک، دوپٹہ ریشمی دھوپ چھاؤں کا یک، چوغہ زردوزی ریشمی یک، چوغہ ریشمتی اکہرہ کا یک، دوپٹہ کلا بتونی یک، کوٹ ریشمی دوہرا یک، پٹی سرخ، دھوتیاں ریشمی کنارے کی، دوپٹہ کلا بتونی یک وغیرہ وغیرہ۔ جب سوامی جی کے مرنے پر 28 دسمبر 1883ء کو موہن لال، وشنولال پنڈیا اُپ منتری پر اُپکارنی سبھا نے اجمیر میں بھرے جلسہ میں اعلان کیا کہ چار ہزار تین سو نقد موجود ہیں اور گیارہ ہزار لوگوں سے لینا ہے۔ چار ہزار کا پریس 48 ہزار کی کتابیں موجود ہیں۔ دیکھو دیانند چرت درپن صفحہ 47 سطر 8 دولت کی خواہش تو یہاں تک رہتی رہی ہے کہ آپ میں ہوس کے ترک کا نشان بھی نہیں ملتا۔ دولت کے حصول کے لیے کیسے جتن (کوشش۔ تدبیر) کیے گیے تھے کہ ذاتی پریس کھولا۔ کتابوں کی قیمت دگنی تگنی مقرر کی۔ ہماری کتابوں کی کوئی اصل یا نقل نہ چھاپے اس لیے ان پر رجسٹری کرائی گئی لوگوں سے روپیہ وصول ہونے پر کتابوں کی فروختگی کی کمائی پر بھی۔ ویاکرن کی کتاب چھپانے کو چندہ لیا اور کہہ کر کہ جلدی وید بھاش چھپے گا۔ چندہ وصول کیا۔ اُپدیشک منڈلی کے واسطے الگ ایک لاکھ کی اپیل کی منشی اندرمن کے مقدمہ کے نام سے چندہ کر کے ہضم کیا. حوالہ آئینہ افعال دیانند صفحہ 117

سوامی صاحب نہایت خوش خواس سے آپ کا حواس پر غالب ہونا اور نفس پر قابو یافتہ ہونا ظاہر ہوتا ہے غرض ہر طریق سے دولت کمانے عیش اُڑاتے کی فکر دامنگیر تھی شہرت کے عاشق تھے خواہ مخواہ کسی سے جا بھڑے جو وید کے قطعی خلاف ہے چنانچہ دیکھو یجروید ادھیائے 17 منتر 31 اے انسانوں! جیسے برہم سے ناواقف آدمی دھوئیں کے رنگ کی مانند جہل کے اندھیرے سے اچھی طرح ڈھکے تھوڑے سچ، جھوٹ، بحث مباحثہ میں لگے رہنے والے۔ روح

افزا یوگ ابھیاس کو چھوڑ لفظی معنوں میں تردید تائید میں لگ کر دنیا میں پھرتے ہیں۔ ویسے ہی تم لوگ اس پرماتما کو نہیں جانتے (غرض بحث و مباحثہ کے شوقین ایشور کے جاننے سے محروم دنیا میں سرگرداں ہوتے ہیں) ایشور سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا وغیرہ۔ کبیر)

قول نمبر۔ 17۔ سوانح عمری صفحہ 142 سطر 17 جب تک مہادیو کو پرتیکش (ظاہر) نہیں دیکھ لوں گا تب تک اس کی پوجا نہ کروں گا۔

فعل نمبر۔ 17۔ سوانح عمری صفحہ 171 سطر 5 چانڈال گڈھ کے متّصل ایک مندر میں جا کر رات بسر کی بھنگ کے نشہ میں خواب میں مہادیو اور پاربتی کو اپنی نسبت باتیں کرتے سنا۔ پاربتی کہتی تھی کہ دیانند سرستی کی شادی ہو جاوے تو اچھا ہے۔ لیکن مہادیو اس کی مخالفت کرتے تھے اور بھنگ کی نشہ کی طرف اشارہ کرتے تھے (یعنی مہادیو نے حسب وعدہ پرتیکش درشن دے مگر آپ نے وعدہ پورا نہ کیا۔ عہد شکنی کی پرتگیا بھنگ کی) اس کی بھی شاستر نے کوئی جون لکھی ہے یا نہیں؟ کبیر)

قول نمبر۔ 18۔ سملاس پہلا فقرہ 24 جو متحرک و ساکن عالم میں موجود ہے وہ وشنو ہے۔ چونکہ پرماتما متحرک غیر متحرک دنیا میں ہر جگہ موجود ہے اس لیے اس کا نام وشنو ہے۔ نیز اس تمام سملاس میں سوامی صاحب نے ثابت کیا ہے کہ ایشور سرو دیاپک یعنی ہر ہر ذرہ کے اندر موجود ہے۔ لہذا

فعل نمبر۔ 18۔ سوانح عمری صفحہ 142 اس پتھر کے مہادیو پر چوہے دوڑتے ہیں اور اس کو خراب کرتے ہیں۔ (کیا سرو دیاپک ایشور پر چوہے نہیں دوڑتے اور ایشور سرو دیاپکی پر پیشاب کر کے خراب نہیں کرتے۔ کبیر) کتھا میں جس مہادیو کا میں نے ذکر سنا ہے وہ چیتن (صاحب قدرت) ہے۔ وہ اوپر چوہے کیوں چڑھنے دے گا یہ بت تو سر تک نہیں ہلاتا اور نہ اپنے آپ کو بچا سکتا ہے میں اس کی پوجا نہ کرونگا، (بہتر نہ کیجیے مگر ایسا تو سرو دیاپی پرماتما بھی نہیں کرتا اپنے اوپر مگنے موتنے۔ چلنے پھرنے والوں کو کبھی نہیں ہٹاتا۔ پھر کیا سرو دیاپی ایشور بھی چیتن نہیں۔ لہذا یہ دلیل چیتن نہ ہونے کی صادق نہ آئی۔ لہذا آپ پر مہادیو کی پوجا لازم ہوئی یا اسی حیثیت اور کیفیت کو ایشور میں موجود

پاتے ہوئے اس کی پوجا سے بھی پرہیز واجب ہوا آئندہ آپ کو اختیار ہے ایک ناقص کو چھوڑ دوسرا ناقص اختیار کیا یہ تو تین سو بیسی وہی ساٹھ ہوا۔ کبیر)

قول نمبر۔ 19۔ سملاس 5 فقرہ 8 اے رشیو! یہ چاروں یعنی برہمچریہ، گرہست، بان پرستھ، اور سنیاس آشرم کرنے برہمن کا دھرم (یعنی فرض) ہے

فعل نمبر۔ 19۔ سوانح عمری صفحہ 58 سطر 18 ہائے افسوس (سوامی دیانند) برہمچاری روٹی پکانے کے جھگڑے سے بچنے کے لیے سنیاس لیتے ہیں۔۔۔۔ اور گرو۔۔۔۔ نوجوان برہمن (سوامی دیانند) کو جس نے کوئی آشرم پورا نہیں کیا۔ سنیاس آشرم جیسے کٹھن مرحلہ میں داخل کر دیتے ہیں۔ (سوامی دیانند کا یہ فعل اپنے قول سے جو گویا وید کا حکم ہے اس کے بموجب اپنے کو برہمن ثابت نہیں کرتا۔ کیونکہ برہمن کا دھرم مذکورہ بالا پورا نہ کرنے سے سوامی صاحب نے اپنے کو برہمن بھی ثابت نہ کیا۔ کبیر)

قول نمبر۔ 20۔ سملاس 5 فقرہ 65 مکتی اور بندھ عارضی ہیں۔ کیونکہ اگر طبی ہوتے تو بندھ اور مکتی دور نہ ہوتے فقرہ 23 یہ بات کبھی نہیں ہوتی کہ جنم لینے اور مرنے میں نہ آویں کیونکہ اول تو جیو کی طاقت جسم وغیرہ سامان اور ذریعے محدود ہیں۔ پھر اس کا نتیجہ لاانتہا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔ اگر مکتی سے لوٹ کر کوئی بھی جیو اس دنیا میں نہ آئے تو دنیا کا سلسلہ ٹوٹ جائے یعنی جیو ختم ہو جانے چاہیں (مباحثہ چاندا پور اس کا کافی جواب ہے)

فعل نمبر۔ 20۔ سوانح عمری صفحہ 316 سطر 12 مکتی کہتے ہیں چھوٹ جانے کو جتنے دکھ ہیں ان سے چھوٹ کر ایک سچدانند سروپ پرمیشور کو حاصل ہو کر سدا آنند میں رہنا۔ اور پھر جنم مرن وغیرہ کے دکھ ساگر میں نہیں گرنا اسی کا نام مکتی ہے۔

راستی سے نہیں دنیا میں سروکار جنہیں
ہیں وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے والے

قول نمبر۔ 21۔ سملاس 5 فقرہ 6 میں آٹھواں نشان دھرم کا یہ بتلایا ہے "ودیا یعنی مٹی سے لیکر پرمیشور تک کا علم بخوبی ہونا اور اس سے مناسب فائدہ اٹھانا"

فعل نمبر۔21۔ ہمارا رسالہ سوامی جی کے قول و فعل کا فوٹو ہے جس سے ان کا مٹی سے لیکر پر میشور تک کا عالم ہونا اور ویدوں کی ظلمرانی۔ تاریخ دنیا، روح و مادہ کیا ہے؟، کیا قربانی فعل جدید ہے؟، وغیرہ ہمارے تمام رسالے اسی بات کا ثبوت ہیں کہ سوامی جی کو ودیا نتھی جیسا کہ ان کے قول سے ہونی چاہیے۔ پھر رسالہ ہذا میں قول نمبر 11 کہ سوامی جی ہمیشہ اپنی رائے پلٹتے رہے ہیں وغیرہ عالم وید کو جو کچھ وید سے معلوم ہو گیا وہی قابلِ عمل ہے رائے کا پلٹنا اس کا کافی ثبوت ہے کہ سوامی دیانند وید پر اپنے عقائد کا انحصار نہیں رکھتے تھے بلکہ اپنی سمجھ میں جو کچھ آگیا اسی کے پیچھے ہو لیے۔ سوانح عمری صفحہ 129 سطر 11 ایک دفعہ ایک بچے نے سوامی جی کی ویاکرن میں غلطی پکڑی اور ان کو تسلیم کرنی پڑی سطر 18 اگر میں کنادرشی کے زمانہ میں ہوتا تو اس وقت میرا شمار عالموں میں ہونا مشکل تھا (سوامی جی کو مہرشی کہنے والے نوٹ کرلیں۔)